روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 9 جون 2003ء 8 ربیع الثانی 1424 ہجری- 9 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 126

آگے بیٹھو

آنحضرت ﷺ ایک دفعہ اپنے صحابی حضرت سعدؓ کی عیادت کے بعد واپس جانے لگے تو انہوں نے سواری کے لئے اپنا گدھا پیش کیا اور اپنے بیٹے قیسؓ کو ساتھ جانے کے لئے کہا۔ حضورؐ نے قیسؓ سے فرمایا آگے بیٹھو۔ انہوں نے ادب کی وجہ سے انکار کیا تو آپؐ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے مگر قیسؓ کے اصرار پر آپ نے آگے بیٹھنا قبول کر لیا۔

(شرح المواھب اللدنیہ زرقانی جلد4 ص264 دار المعرفہ بیروت- 1993ء)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دن حضرت مسیح موعود نے عہد دوستی کے متعلق فرمایا کہ "میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلا خوف لومۃ لائم اسے اٹھا کے لے آئیں گے"۔

فرمایا "عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہئے اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمل کے محل میں اتارنا چاہئے"۔

(سیرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حاشیہ صفحہ 46)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

لاہور میں ایک احمدی بھائی صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف ایک غریب ان پڑھ مخلص احمدی تھے۔ 1897ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود چند اور خدام کے ساتھ ایک شہادت کے واسطے ملتان تشریف لے گئے۔ تو راستہ میں لاہور میں ایک دو روز ٹھہرے۔ صوفی احمد دین صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کی، کہ ان کے گھر میں جا کر کھانا کھائیں۔ اور محبت کے جوش میں جلدی سے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ میں بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ دعوت کرتا ہوں۔ اگر حضور مجھے غریب جان کر نا منظور کریں گے، تو مجھے خوف ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ حضرت نے تبسم فرمایا۔ اور دعوت قبول کی۔ اور ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جو ایک بہت غریبانہ تنگ سا مکان تھا۔ اور اس کی دیواروں پر ہر طرف پاتھیاں تھپی ہوئی تھیں۔ (ذکر حبیب ص 47)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"مجھے پان کھانے کی عادت تھی۔ میں ایک دفعہ سیر کو حضور کے ساتھ گیا۔ آپ نے بھی از راہ نوازش پان طلب کیا۔ پان میں زردہ تھا۔ اس سے حضور کو تکلیف ہوئی اور دور جا کر قے کی۔ میں سخت شرمندہ ہوا۔ اور میں نے قلبی تکلیف محسوس کی۔ آپ نے میری تکلیف کو دور کرنے کے لئے فرمایا آپ کے پان نے تو دوا کا کام دیا۔ طبیعت ہلکی ہو گئی۔

اللہ اللہ یہ اخلاق اور یہ چشم پوشی۔ بجائے عتاب کے میرے غم کو دور کرنے کی فکر میں لگ گئے"۔ (الحکم 26 مئی 35ء)

خود کما کر کھاؤ

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اب تم جوان ہو۔ جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بیشک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے۔ (خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

شدید گرمی، احتیاطی تدابیر اور علاج

✿ پاکستان میں آنے والی حالیہ شدید گرمی کی لہر سے متعدد افراد جاں بحق اور بے ہوش ہوئے ہیں، اس شدید موسم میں ڈاکٹرز احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیتے ہیں۔ افراد کو بلاضرورت گرمی میں باہر نہیں نکلنا چاہئے، سورج کی تیز شعاعوں سے بچیں، سگریٹ کے عادی، ذہنی مریض اور تیز مصالحے دار اشیاء کھانے والے افراد گرمی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس موسم میں گردن توڑ بخار، دل کی دھڑکن تیز، گلا خراب، سر درد، سوزش جلدی بیماریاں اور وائرس کی دیگر بیماریاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ لو اور گرمی میں کمزور افراد کا بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ سرراہ گر کر بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ بے احتیاطی کرنے پر اس موسم میں ہیٹ ہائپر پائرکسیا (ہیٹ سٹروک) بھی ہو سکتا ہے۔ اس موسم میں زیادہ ٹھنڈا پانی میں احتیاط کرنی چاہئے، ماہرین امراض نے کہا کہ سر اور منہ پر کپڑا ڈھانپ کر باہر نکلیں جسم میں نمکیات اور پانی کی کمی نہ ہونے دیں اور تازہ اور ہوادار جگہ پر قیام کریں۔

لُو سے بچاؤ کا نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا لو لگنے سے بچنے کیلئے یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ گلو نائن، نیٹرم میور اور آرسنک البم ملا کر 30 طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کر لی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا دن گرمی سے بچا جا سکتا ہے۔

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1987ء ①

16 جنوری حضور نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفاتر کی تعمیر کے لئے لجنات، انجمنوں اور مردوں کو 26 لاکھ روپے کی تحریک فرمائی۔

24 تا 28 جنوری ایوان محمود سپورٹس کلب کے تحت 11 واں سالانہ ٹورنامنٹ۔

30 جنوری حضور نے تحریک فرمائی کہ صد سالہ جوبلی سے پہلے ہر خاندان مزید ایک خاندان کو جماعت میں داخل کرے۔

6 فروری حضور نے تحریک فرمائی کہ صد سالہ جوبلی سے قبل ہر ملک ایک عمارت تعمیر کرے جس میں زیادہ دخل وقار عمل کا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ جوبلی کے سلسلہ میں بنیادی منصوبہ بنادیا گیا ہے جس پر ہر ملک مقامی حالات کے تابع عمل کرے گا۔

7 فروری مدرسۃ الحفظ میں 1969ء سے تاحال 87 طلبہ قرآن کریم مکمل طور پر حفظ کر چکے تھے۔ ان میں ربوہ کے حفاظ 38 اور غیر ملکی 9 تھے۔

25 فروری غلام ظہیر صاحب کو سوہادہ جہلم میں شہید کر دیا گیا۔

6 مارچ کانگو میں جماعت کا قیام۔

مارچ حضور نے عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو امیر جماعت جرمنی مقرر فرمایا۔

3 اپریل حضور نے نئی صدی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تحریک وقف نو کا اعلان فرمایا جس کے تحت والدین پیدائش سے پہلے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرتے ہیں 2002ء تک 20 ہزار بچے وقف ہو چکے تھے۔

3 تا 5 اپریل ربوہ میں جماعت کی 68 ویں مجلس مشاورت۔ حضور کا ریکارڈ شدہ پیغام سنایا گیا۔

3 تا 6 اپریل اشوکا ہوٹل دہلی میں منعقدہ انٹرنیشنل لبرٹی کانفرنس میں احمدی نمائندہ کی تقریر۔

6 اپریل ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' کی روشنی میں لندن میں کمپیوٹرائزڈ پریس کا افتتاح ہوا۔ نیز یوگوسلاویہ میں سربوقوم کے ایک عیسائی نے احمدیت قبول کی۔ یہ اپنی قوم کے پہلے احمدی تھے۔ نیز آئس لینڈ کے طالب علم نے احمدیت قبول کی۔ نائیجیریا میں انہی ایام میں 3 بادشاہوں کا قبول احمدیت۔

11,12 اپریل کیرنگ بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

12 اپریل مکینی سیرالیون میں احمدیہ سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

17,18 اپریل بنگال بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

17 تا 19 اپریل جرمنی کا جلسہ سالانہ۔ حضور نے خطبہ جمعہ سے افتتاح فرمایا۔

6 مئی حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات بعمر 83 سال۔

مئی حضور رمضان المبارک میں محمود ہال لندن میں جمعہ کے دن مغرب وعشاء کے درمیان اور اتوار کو بعد نماز عصر قرآن کریم کا انگریزی درس ارشاد فرماتے رہے۔

یکم جون حضور کے دورہ یورپ کا آغاز۔ حضور بیلجیئم تشریف لے گئے۔

2 جون حضور کی سوئٹزرلینڈ آمد

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(79)

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

عمر میں زیادتی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص اس کے دین کی مدد کرے گا وہ خود اس کا مددگار ہوتا ہے اور اس کی عمر بھی زیادہ کر دیتا ہے۔

(البلاغ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 382)

آنکھوں کا نور واپس آ گیا

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن بیان کرتے ہیں:۔

بنگلہ دیش کے ایک دوست نے بیان کیا کہ ایک غیر از جماعت دوست کو جماعت کا لٹریچر پڑھ کر آہستہ آہستہ جماعت سے وابستگی ہونے لگی اور وہ شوق سے ہمارا لٹریچر پڑھنے لگے۔ اس دوران ان کو آنکھوں کی ایسی بیماری لاحق ہو گئی کہ ڈاکٹروں نے صاف صاف کہہ دیا کہ اب تمہاری آنکھوں کا نور جاتا رہے گا۔ یہ بات جب اس کے دوسرے غیر از جماعت دوستوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے طعن وتشنیع شروع کر دی اور کہنے لگے کہ اور پڑھو احمدیت کی کتابیں۔ یہ احمدیت کی کتابیں ہی ہیں جن کو پڑھ کر تمہاری آنکھوں میں جہنم داخل ہو رہی ہے جس نے تمہارے نور کر خاکستر کر دیا ہے۔ یہ ان کتابوں کو پڑھنے کی سزا ہے جو تمہیں مل رہی ہے۔

اس صورت حال سے وہ غیر احمدی دوست بہت پریشان ہو گئے اور انہوں نے اپنی اس بیماری کا ذکر بڑی بے قراری سے اپنے احمدی دوست سے کیا۔ احمدی دوست نے کہا کہ تم بالکل مطمئن رہو۔ تم بھی دعائیں کرو میں بھی دعا کرتا ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی دعا کے لئے لکھتا ہوں اور پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تم پر فضل فرماتا ہے۔ چنانچہ وہ احمدی دوست بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے چند دن کے اندر اندر ان کے دوست کی آنکھوں کی کایا پلٹنی شروع ہو گئی اور دیکھتے دیکھتے سب نور واپس آ گیا۔ جب دوسری مرتبہ ڈاکٹر کو دکھانے گئے تو اس نے کہا کہ اس خطرناک بیماری کا اب کوئی بھی نشان باقی نہیں رہا!

(تبلیغی میدان میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص 11)

سچے کا چہرہ

ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی تیرہ سال کے تھے کہ آگرے کی مسجد کے امام نے حضرت مسیح موعود کا ذکر اس برے انداز سے کیا کہ سید شفیع احمد کے دل میں تجسس پیدا ہوا کہ میں امام مہدی کا دعویٰ کرنے والے کو ضرور دیکھوں گا، چنانچہ سیدھے قادیان آئے آپ کے چہرے پر نظر پڑتے ہی دل نے گواہی دی کہ یہ سچے کا چہرہ ہے اور بیعت کر لی۔ حضرت مسیح موعود کو جب ان کے خاندانی حالات کا علم ہوا تو حضرت اماں جان کو بتایا آپ نے سن کر فرمایا یہ تو میرا رشتے کا بھانجا ہے چنانچہ حضرت اقدس اور حضرت اماں جان دونوں ہی بہت شفقت فرماتے۔

(الفضل 24 فروری 2000ء)

جہاز میں لیکچر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ رفیق حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

جب میں امریکہ سے واپس آ رہا تھا۔ تو عدن اور بمبئی کے درمیان مسافر جہاز نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں انہوں نے دلچسپی کے ہر سامان کو مہیا کرنے کی کوشش کی۔ کسی نے گانا گایا کسی نے باجا بجایا۔ اس پارٹی کے سیکرٹری کو کسی نے بتا دیا۔ وہ سیکرٹری میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے لیکچر دینے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس سے کہا ہم تو مذہبی لیکچر دیتے ہیں۔ تب اس نے کہا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ میرا بھی لیکچر ہوا۔ لیکچر ختم کر کے جب میں اس پنڈال سے باہر نکلا۔ تو عرب صاحب جو عدن سے جہاز پر فسٹ کلاس میں سوار ہوئے تھے۔ مجھے بڑے تپاک سے ملے اور مصافحہ کیا۔ میں ان کے ساتھ بنچ پر بیٹھ گیا۔ جو جہاز کے ڈیک پر بچھا ہوا تھا۔ یہ عرب صاحب جدہ کے مشہور تاجر تھے۔ ابوبکر نام تھا۔ عرب صاحب فرمانے لگے۔ آپ نے بڑا اچھا لیکچر دیا۔ جب میں نے ان سے سوال کیا۔ کہ آپ انگریزی جانتے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ انگریزی تو نہیں جانتا۔ مگر محمدؐ اور احمدؐ کے نام جو آپ نے لئے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ آپ بار بار اس لہجہ میں محمدؐ احمدؐ کہتے تھے۔ جس سے ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ آپ خوب تعریف کر رہے ہیں۔ اور دین کی فضیلت ظاہر کر رہے ہیں۔

(صادق نبی ص 33)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خداداد صلاحیتوں اور اخلاق عالیہ کے حامل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

محمد اشرف کاہلوں صاحب

19/اپریل 2003ء کو ایک نفس کہ، شگفتہ مزاج، شب زندہ دار، مستجاب الدعوات، شفیق، ہمدرد، ملنسار، غمگسار، مقرر بے بدل، نثر و نظم کے استاد کامل۔ خوش نوا، علوم ظاہری و باطنی کا گنجینہ بے بہا، بادۂ عشق رسول سے سرشار وجود بقضائے الٰہی ہم سے جدا ہو کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ یہ وجود مسعود حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تھے۔

قادیان کے پاکیزہ ماحول میں پرورش

حضرت صاحب قادیان کے دینی اور پاکیزہ ماحول میں پلے بڑھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی مصلح موعود کے کامل مظہر تھے اور والدہ مکرمہ بھی نہایت پارسا، دعا گو اور بزرگ خاتون تھیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ، حضرت خاتم الانبیاءؐ اور کلام اللہ قرآن مجید سے بے نظیر محبت تھی۔ آپ کی دلی تمنا تھی کہ آپ کے اکلوتے بیٹے محبت الٰہی اور عشق محمدؐ میں بلند مقام حاصل کریں۔ اس غرض کے لئے آپ نہایت تضرع اور عاجزی و انکساری سے دعائیں کرتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تحریر فرماتے ہیں۔

''امی .... اپنی اولاد کے لئے ہر قسم کی دینی ترقیات کے لئے بھی بہت دعائیں کرتی تھیں اور خاص طور پر میرے لئے کیونکہ امی کے یہ الفاظ مجھے کبھی نہ بھولیں گے اور وہ وقت بھی کبھی نہ بھولے گا کہ جب ایک دفعہ امی کی آنکھیں غم سے ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔ آنسو چھلکنے کو تیار تھے۔ اور امی نے بھرائی ہوئی آواز میں مجھے کہا کہ طاری! میں نے تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے خدا مجھے ایک ایسا لڑکا دے جو نیک اور صالح ہو اور حافظ قرآن''۔

(الفضل 14/اپریل 1944ء ص4)

ماں کی دعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور آپ کا لخت جگر دینی ترقیات کے زینے طے کرتا ہوا بالآخر آسمان خلافت کے برج چہارم پر مہ تاباں اور بدر منیر بن کر چمکتا رہا۔

مؤثر اور دلکش انداز تربیت

والد گرامی اور والدہ صاحبہ کے پر جذب، مؤثر اور دلکش انداز تربیت سے آپ کے فطری جوہر اجاگر ہونے لگے۔ اوائل عمری سے ہی عبادات کی طرف طبیعت کا میلان تھا۔ قیام نماز کا التزام کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا ذوق تھا۔ نہایت توجہ اور انہماک اور شوق سے تلاوت کرتے۔ آپ کے ٹیوٹر بیان کرتے ہیں ''ننھا طاہر اس عمر میں بڑی توجہ سے قرآن کریم کی تلاوت کرتا اور دیکھنے والے کو صاف محسوس ہوتا کہ تلاوت کرتے وقت اسے دلی خوشی اور لذت محسوس ہو رہی ہے۔ ایسی خوشی کہ دیکھنے والا بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔''

(ایک مرد خدا۔ ص51)

خدمت دین کا جذبہ

خدمت دین کا شوق اور جذبہ اور جنون اس واقعہ سے خوب عیاں ہوتا ہے کہ ابھی آپ کی عمر صرف 9 سال تھی کہ تحریک جدید کے مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے وقف کی درخواست حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت اقدس میں پیش کر دی۔

(ایک مرد خدا۔ ص51)

خدمت دین کے جذبہ و عشق کا عملی اظہار ہمیں ادوار خلافت ثانیہ اور ثالثہ میں نصف النہار کی طرح ملتا ہے۔ 1958ء کو حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو وقف جدید کا ناظم ارشاد مقرر فرمایا۔ حضرت مصلح موعود کی رہنمائی اور دعاؤں کے طفیل آپ کی مساعی میں ایسی محیر العقول برکت پڑی کہ اس کے شاندار نتائج نے ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ جون 1982ء میں آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

خدا گواہ ہے کہ آپ نے ''لوگوں کی گلہ بانی'' کا حق ادا کر دیا۔ جس خواہش کا اظہار آپ زمانہ معصومیت میں کیا کرتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ آپ کی ہمشیرہ محترمہ بیان کرتی ہیں۔ ''جب ننھے طاہر سے پوچھا جاتا کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے۔ تو بڑی سنجیدگی سے جواب دیتے ''میں لوگوں کا گلہ بان بنوں گا۔''

(ایک مرد خدا۔ ص37)

قدیم مذہبی محاورہ کے مطابق ''گلہ بان'' کے معنی ''دینی رہنما امام اور پیشوا'' کے ہیں جو لوگوں کی دینی و اخلاقی تربیت پر مامور کیا گیا ہو۔ بائبل میں بکثرت اس محاورہ کا استعمال ہوا ہے۔ آپ میں بدرجہ اتم وہ صفات موجود تھیں جو ایک منصب خلافت سے سرفراز وجود میں پائی جانی لازم ہیں۔ آپ کی سوانح عمری پُر بہار چمنستان کی مانند ہے۔ جس کا ہر پھول خوشنما، ملائم اور تر و تازہ ہے۔ جس کی خوشبو روحوں کو معطر کرتی اور مہک دلوں کو لبھاتی ہے۔ ان کی نفاست اور نزاکت جاذب نظر ہے۔ سدا بہار کیفیت اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔

اوصاف حسنہ

آپ نے باغ و بہار طبیعت پائی۔ دبنگ شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ اوصاف حسنہ اور اعلیٰ خوبیوں کے مجسم پیکر تھے۔ آپ کی حیات طیبہ کا ہر ورق سنہری اور زندگی بخش باب ہے۔ قدرت نے استعداد لب و نطق سے خوب نوازا ہوا تھا۔ آپ کی سیرت کا بیان ایک دفتر کا متقاضی ہے۔ چند شمائل و خصائل کا تذکرہ یہ خلا پر نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ کی حسین و جمیل شخصیت کا ایک عکس پیش کر سکتا ہے۔

محبت الٰہی

محبت الٰہی آپ کی جزو روح تھی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے۔'' (روحانی خزائن جلد 10 ص 327) آپ بھی اسی پانی میں زندہ رہے۔ ہستی باری تعالیٰ پر آپ کا ایمان رسمی نہیں تھا بلکہ حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچا ہوا تھا۔ جو ایک عارف باللہ کو مشاہدہ، تجربہ اور کشف و الہام سے میسر آتا ہے۔ آپ کی سوانح عمری ''ایک مرد خدا'' از آئن ایڈم سن اس پر دلیل ناطق ہے۔ ذکر الٰہی آپ کا ہمہ وقت وظیفۂ زندگی رہا۔ صفات باری کا مضمون آپ کے خطبات جمعہ کا عنوان محبت الٰہی کے سبب ہی بنا رہا۔

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
اک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رما کے

(کلام طاہر)

عشق رسولؐ

عشق رسولؐ بھی آپ کی زندگی کا زریں اور درخشاں باب ہے۔ تحریر و تقریر اور نظم میں عشق رسولؐ کی جو ایمان پرور کیفیات ملتی ہیں۔ قلم کو یارا نہیں کہ وہ ضبط تحریر میں لا سکے۔ ایک عاشق صادق کی مانند آپ محبت رسولؐ کا دم بھرتے رہے۔ جب بھی ساقی کوثر کا ذکر مبارک لبوں کی زینت بنتا۔ عجب وارفتگی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آواز میں سوز و رقت، آنکھیں پرنم اور روح میں گداز پیدا ہو جاتا۔ ایک عاشق باصفا اور باوفا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ابھر آتا۔ غایت درجہ محبت، ادب اور احترام سے آنحضرتؐ کا تذکرہ فرماتے آواز بھرا اٹھتی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔

M.T.A پر ''صلِّ علیٰ محمد'' کی درد و سوز اور محبت و عقیدت میں ڈوبی ہوئی آواز دلوں کو مسحور کر دیتی۔ آپ کی سیرت النبیؐ کے موضوع پر کی گئی تقاریر عشق رسولؐ کا ایک آئینہ صافی ہیں۔

نظم میں آپ نے جس انداز میں مدح رسولؐ بیان فرمائی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئی عاشق صادق روح کی اتھاہ گہرائیوں سے مدح سرا ہے۔

عشق قرآن

قرآن مجید سے محبت اور تلاوت کا شغف سانسوں میں رچا بسا تھا۔ آپ التزام سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اوائل عمری سے ہی تلاوت قرآن کریم کا شوق گھٹی میں پڑا تھا۔ قرآن کریم سے بے پناہ محبت کا نتیجہ ہی تو تھا کہ آپ نے 15/جولائی 1994ء کو M.T.A پر ترجمۃ القرآن کلاس کا اجراء فرمایا۔ اور 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ M.T.A پر ترجمۃ القرآن کا دور مکمل فرمایا۔ آپ کا قرآن مجید کا اردو ترجمہ منصۂ شہود پر آ چکا ہے جو فنی محاسن کا کامل نمونہ ہے۔ رمضان المبارک میں درس قرآن حکمت و معرفت کا بحر رواں ہوتا۔ شب بیدار وجود تھے اس لئے کہ آہ سحری کم و کیف سے واقف تھے اپنے خالق و مولا کے آگے سجدہ ریز ہو جاتے اور راز و نیاز کا سلسلہ چل پڑتا۔ مطالب قرآنی پر غور و فکر کرتے۔ ایک مرتبہ لندن میں احمدی بچوں کی مجلس میں آپ کی شب بیداری کی بابت سوال ہوا کہ آپ کب بیدار ہوتے ہیں؟ آپ کے جواب دینے سے قبل ہی ایک بچہ بے اختیار بول اٹھا۔ کہ میں بتاتا ہوں۔ آپ صبح تین بجے جاگتے ہیں۔ آپ کے کمرہ کی بتی اس وقت روشن ہوتی ہے۔ دریافت کیا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا۔ بچے نے بتایا کہ جب میں اپنے چچا جان کے ساتھ ڈیوٹی کے موقعہ پر آیا۔ تو میں نے نوٹ کیا۔

(ایک مرد خدا۔ ص231)

حیرت انگیز یادداشت

آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ اور یادداشت بھی حیرت انگیز تھی۔ ایک مرتبہ ایک طبیب پندرہ سال کے

طویل عرصہ کے بعد ملاقات کے لئے آیا۔ آپ نے فوراً پہچان لیا اور فرمایا کہ فلاں سڑک پر ملاقات ہوئی تھی۔ اور آپ کا بھائی بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ وہ یہ سن کر حیرت میں گم ہوگیا۔ کہ بلا کا حافظہ پایا ہے۔

مکرم ملک مبشر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ خلافت سے قبل آپ میانوالی کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ میں اس وقت قائد ضلع میانوالی تھا۔ دورہ میں میں آپ کے ہمراہ تھا۔ اس طرح آشنائی کی صورت پیدا ہوگئی۔ حضور ایدہ اللہ جب لندن فروکش ہوئے اور میں اپنی اہلیہ محترمہ کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں لندن گیا۔ ایک موقعہ پر بیت الفضل کے قریب جب آپ اپنے دفتر تشریف لے جا رہے تھے۔ ہاتھ کے اشارہ سے سلام عرض کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معہ اہلیہ صاحبہ ملاقات کی غرض سے حضور کے دفتر کی دہلیز کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ حضور انور فرمانے لگے۔ مبشر! میں نے آپ کو پہچان لیا تھا۔ میں اس پر حیران رہ گیا۔ کہ یادداشت کا کیسا عالم ہے۔ پھر حضور انور نے میری درخواست پر ازراہ شفقت گروپ فوٹو کی اجازت فرمائی اور ایک یادگار موقعہ زندگی کا عنوان بن گیا۔ کسی نے اس حیرت انگیز یادداشت اور غیر معمولی حافظہ کا راز جاننا چاہا۔ فرمایا۔ ”یہ تو میں خود بھی نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے شعوری طور پر کبھی کوشش کی ہے۔ نہ ہی کوئی خاص طریقہ استعمال کیا ہے۔ جس سے چہرے نام اور واقعات ذہن میں محفوظ ہوجائیں۔ بس یہ ہوتا کہ ہے چہروں کو پہچان لیتا ہوں۔ اور نام اور واقعات اچانک یاد آجاتے ہیں۔ یہ خدا کی دین ہے۔ اس میں کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ (ایک مرد خدا۔ ص229)

رفقاء حضرت مسیح موعود کا احترام

رفقاء حضرت مسیح موعود کا بے حد ادب و احترام کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت مسیح موعود لندن تشریف لے گئے۔ آپ کو حضور انور کے دفتر سے ملحقہ کمرہ میں بٹھایا گیا۔ اور ٹیلی فون پر ان کی آمد کی اطلاع مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے حضور انور کو دی۔ شکریہ کے ساتھ ہی فون بند ہوگیا۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حیرت میں گم تھا۔ کہ یہ کیونکر ہوا؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی فون نیچے رکھا بھی نہیں تھا کہ حضور انور بنفس نفیس کمرہ میں رونق افروز ہوگئے۔

(ایک مرد خدا۔ ص274)

صاحب کشوف ورویا

آپ صاحب کشوف ورویا بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ گاہے گاہے شرف الہام سے بھی نوازتا اور سرفراز فرماتا رہا۔ 1974ء میں احمدیوں کے خلاف جو آئینی ترمیم منظور کی گئی اور جو وطیرہ احمدیوں کے خلاف اختیار کیا گیا۔ اس سے احمدیوں کا عرصہ حیات تنگ کیا جانے لگا۔ ترقیوں کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔ ہر شعبہ زندگی میں امتیازی سلوک روا رکھا جانے لگا۔ یہ کیفیت آپ کے لئے سامان کرب لئے ہوئے تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔ ”میں نے یہ دعا بھی کی کہ وہ ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا دے۔ کتنی ہی راتیں میں نے شدید کرب میں جاگ جاگ کر کاٹی ہیں۔ ایک رات اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں بلا ارادہ اچھل کر بستر سے باہر آ رہا۔ میں کسی طاقت کی ایسی گرفت میں تھا۔ جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تجربہ اس روحانی تجربے سے ملتا جلتا تھا۔ جس میں میں ایام طفولیت میں گزر چکا تھا۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے پہل اپنے الہام سے نوازا تھا۔ اب بھی ایسی ہی کیفیت مجھ پر طاری تھی۔ میں شدت سے مغلوب ہو کر بآواز بلند یہ الفاظ بار بار دہرا رہا تھا۔ (۔) (اور زیادہ تباہ کن اور زیادہ دردناک) یوں لگتا تھا جیسے میرا وجود کسی اور طاقت کے قبضہ قدرت میں ہو۔ اور مجھے اپنے پر کنٹرول نہ رہا ہو........ میں نے محسوس کیا کہ میں یہ الفاظ دہرانے کے ساتھ کانپ بھی رہا ہوں۔ پھر میں شعوری حالت کی طرف منتقل کیا گیا اور وہ الفاظ جنہیں میں دوہرا رہا تھا۔ سمجھ میں آنے لگے۔ اور یہ بات بھی کہ میں یہ الفاظ دوہرا کیوں رہا ہوں.........“ (ایک مرد خدا۔ ص178-177) یہ ایک خدائی بشارت تھی جو آپ کو ایک معاند احمدیت کے بد انجام کے بارہ میں بتائی گئی۔ کسی فرد کے گمان سان میں بھی نہ تھا کہ 1974ء کی اینٹی احمدیت کے بانی ومحرک کا ایسا عبرت ناک انجام ہوگا۔ دو سال بیت چکے تھے۔ یہ معاند احمدیت ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ ہوا۔ اور پھانسی کی سزا پا کر کیفر کردار کو پہنچا۔ اس طرح ”اَدھیٰ و امر“ کا الہام پوری شان سے پورا ہوا۔ ``Friday The 10Th`` آپ کا ایک مقبول الہام الٰہی ہے۔ جو متعدد بار مختلف شکلوں میں نہایت شان سے پورا ہوتا آیا ہے۔ ”دیوار برلن“ کا گرایا جانا اس الہام کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

دلجوئی ودلداری

دوسروں کی دلجوئی اور دلداری آپ کے کردار کا طرہ امتیاز رہا شفقت وعنایت کا آپ ایک ابر باراں تھے۔ ہر کس و ناکس نے اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق سیرابی اور شادابی کا سامان کیا۔ جائز خواہش کو ممکنہ حد تک پورا کرنے کی سعی فرماتے رہے۔ کسی نے تبرک مانگا۔ خالی ہاتھ جانے نہ دیا۔ شفقتوں اور محبتوں کے جو چراغ آپ نے روشن کئے ہیں۔ وہ دلوں کو بصیرت اور آنکھوں کو روشنی دے رہے ہیں۔ آپ کی عنایات بے بہا کا کیا ذکر کروں۔ چند ذاتی واقعات عرض کئے دیتا ہوں۔ میری بیٹی مکرمہ هبة النور صاحبہ ایم۔ ٹی۔ اے پر حضور انور کا پروگرام ”بچوں کی اردو کلاس“ دیکھ رہی تھی۔ کلاس کے اختتام پر دعوت کا اہتمام ہوتا تھا۔ اس دن شائد مرغ روسٹ اور دیگر ماکولات تھے۔ بے ساختہ منہ سے نکلا۔ کتنے خوش نصیب بچے ہیں جو حضور کے ساتھ شریک دعوت ہیں اور ادھر میں دال روٹی کھا رہی ہوں۔ اتفاق سے اس دن گھر میں دال ہی پکی تھی۔ یہی بات اس نے معصومانہ انداز میں حضور انور کی خدمت اقدس میں بذریعہ خط لکھ دی۔ ہمیں کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔ اچانک ایک دن ڈاکیا پانچ صد روپے کا منی آرڈر لے آیا جو محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کی جانب سے ارسال کردہ تھا سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ معاملہ کیا ہے؟ اور کیوں یہ رقم مرکز سے بھجوائی گئی ہے۔ بعد میں ایک خط موصول ہوا کہ بچی نے جس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ حضور نے ہدایت فرمائی تھی کہ ایسی ہی ضیافت کا اہتمام کرکے وہ خواہش پوری کی جائے۔ آج بھی ہم اس واقعہ کو یاد کرتے ہیں تو حضور انور کی بے پایاں شفقت سے ہماری آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں اور دل فرط محبت سے جھوم اٹھتے ہیں۔ خاکسار کی بڑی بیٹی عطیۃ العلیم صاحبہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں تبرک ارسال کرنے کی درخواست کی۔ پیارے آقا نے خوشبو سے معطر ایک رومال از راہ شفقت عنایت فرمایا۔

اسی طرح حضور انور کی ارسال کردہ اپنی ایک خوبصورت تصویر جو ہمارے غریب خانہ کو شان سکندری ودارائی دے رہی ہے۔ کرم نوازی کا ایک نشان ہے۔ نہ جانے کتنے خوش نصیب ہیں جو ان شفقتوں کا مورد بنے ہیں۔

شگفتہ طبیعت

حضور انور حس مزاح بھی رکھتے تھے۔ طبیعت میں شگفتگی تھی لطائف خوب بیان کرتے۔ اور موقعہ کی مناسبت سے ان کا بیان ہوتا۔ ایم۔ ٹی۔ اے پر مجالس سوال و جواب میں خود بھی لطائف بیان فرماتے بلکہ دوسروں کو بھی دعوت لطائف دیتے۔ آپ کے بیان کردہ لطائف شائستہ اور معنی خیز ہوتے محفل میں جان پڑ جاتی۔

قلم ونطق کے بادشاہ

آپ قلم ونطق کے بادشاہ تھے۔ ذوق شاعری ورثہ میں پایا۔ آپ کے قلم سے نکلی ہوئی تحریریں اردو ادب اور علم کا شاہکار ہیں۔ الفاظ حق مضمون ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ موتی ہیں جو رنگ وتناسب میں ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ نگینے ہیں جو کمال مہارت سے جڑے ہوئے ہیں۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اسے تشنہ نہیں رہنے دیا۔ نثری خوبیاں زیور عبارت ہیں۔ روانی ہے۔ سلاست ہے حسن بیان ہے۔ حسن ادا ہے۔ حسن تحریر ہے۔ شاعری میں ذوق سلیم پایا سطحی موضوعات پر مضمون شاعری کی اٹھان فطرت میں نہ تھی۔ ابتدائی زمانہ کے اشعار غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ قلبی حزن وملال کا اظہار ہے۔ شاعری کے اعلیٰ فنی محاسن اور خوبیاں آپ کے کلام میں ملتی ہیں۔ لطیف مضمون کو کمال چابکدستی اور فطری استعداد سے خوب اشعار میں ڈھالا اور باندھا ہے۔ استعارہ، کنایہ اور تشبیہ کلام کی جان ہوتے ہیں۔ آپ نے ان سب سے کام لیا ہے۔ آپ کی شاعری میں انسانی کیفیات اور دینی جذبات کا بھرپور اظہار ہے۔ نعت گوئی میں آپ یکتا نظر آتے ہیں۔ سچائی اور حقیقت کا بیان ہے۔ مبالغہ کا شائبہ تک نہیں۔

حضرت مسیح موعود کا تذکرہ

”ذکر حبیب“ آپ کا من پسند موضوع سخن تھا۔ حضرت مسیح موعود کا تذکرہ خاص انس ومحبت سے کرتے۔ بچوں کے M.T.A پروگرامز میں حضرت مسیح موعود کی زندگی کے واقعات دلنشیں انداز میں بیان فرماتے۔ گویا کہ وہ واقعات آپ کی آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ قادیان سے بھی بہت پیار تھا۔ اپنی ایک مشہور نظم میں اس محبت و پیار کے جلوے دکھائے ہیں۔ وہ نقطۂ عروج کو پہنچے ہوئے ہیں۔ نظم کا مطلع ملاحظہ فرمایئے۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسی سندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سندر تھا

اے پیارے آقا! تیری جدائی میں ہمارے دل حزیں ہیں۔ آنکھیں اشکبار۔ لیکن ”کل من علیہا فان“ پر کامل ایمان اور ”انا للہ ....“ صدائے جان۔ تیرے ارشاد کی اتباع میں ہم بھی یہ کہتے ہیں۔

”اے جانے والے! ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے۔ ان تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ یا پوری ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتے رہیں گے۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ ان کاموں میں حسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کریں گے جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کئے تھے.........

(خطبہ جمعہ 11/جون 1982ء)

محبت قرآن

محبت الٰہی کا ایک زینہ محبت قرآن ہے۔ حضرت مسیح موعود کے کئی رفقاء نے اپنے پہلے بزرگوں کی اتباع میں بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ جن میں حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب کے نام بھی آتے ہیں۔

(رفقائے احمد جلد 11 ص161)

اور کتنے ہی لوگ ہیں جو قرآن کے اثر سے مغلوب ہوکر احمدیت میں داخل ہوئے۔

ہالینڈ کی خاتون ناصرہ زمرمن جماعت کی طرف سے معاوضہ پر قرآن کریم کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر رہی تھیں کہ ان کو دین حق کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اس کے قریب تر آتی گئیں اور ترجمہ ختم کرنے سے پہلے قرآن کے غلاموں میں شامل ہوگئیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 ص150)

مکرم غلام احمد نسیم صاحب

قدیم تہذیب کا گہوارہ۔ ایتھوپیا

ایتھوپیا جسے ایبے سینیا بھی کہا جاتا ہے اسلامی تاریخ میں حبشہ کے نام سے متعارف ہے۔ حبشہ کا نام ذہن میں آتے ہی موجودہ ایتھوپیا یاد آ جاتا ہے اور پھر وہ زمانہ یاد آ جاتا ہے جب چھٹی صدی عیسوی کی پہلی چوتھائی میں مسلمانوں کے ایک مختصر قافلے نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اس وقت ایتھوپیا کی جغرافیائی حدود موجودہ ایتھوپیا سے مختلف تھیں۔ تاہم موجودہ جغرافیائی حدود کے ملک کا بیشتر علاقہ اس وقت کی مملکت کا حصہ ضرور تھا۔

موجودہ ایتھوپیا کی حدود

شمال میں بحر احمر اور سوڈان، مشرق میں بحر احمر اور صومالی لینڈ، جنوب میں صومالیہ اور کینیا اور مغرب میں سوڈان واقع ہیں۔ بحر احمر کے اس پار مشرق اور شمال میں جزیرہ نمائے عرب ہے۔ جدہ پورٹ اور عدن پورٹ بحر احمر کے ساحل پر واقع ہیں۔ پرانے زمانہ میں انہی بندرگاہوں کے ذریعہ غالباً عربوں اور افریقیوں کی آمد و رفت ہوتی ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اور بھی بندرگاہیں اور راستے ہوں لیکن ان کا ذکر نہیں ملتا۔

رقبہ حدود کے مطابق ایتھوپیا کا رقبہ 492557 مربع میل ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے یہ براعظم افریقہ کا دسواں بڑا ملک ہے۔ آبادی کے لحاظ سے بھی یہ افریقہ کے بڑی آبادی والے ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ عدیس ابابا (Addis Ababa) دارالحکومت ہے۔ دوسرے بڑے شہروں میں اسمارا، ہرار، مساوا اور اکسوم (Axum) وغیرہ شامل ہیں۔

اس وقت اکسوم کے بارے میں ہی کچھ عرض کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کے ابتدائی قافلے نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت اکسوم ہی ملک کا دارالحکومت تھا۔ اب اگرچہ اس کی حیثیت ایک قصبہ سے زیادہ نہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ اکسوم کسی زمانہ میں ایک ایسی بادشاہت کا پایہ تخت تھا جس کی حکمرانی عربستان سے لے کر دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اکسوم بحر احمر سے 160 کلومیٹر کے فاصلے پر اندرون ملک میں واقع ہے۔

دیو مالائی روایات کے مطابق اکسوم ملکہ سبا کا پایہ تخت تھا۔ ملکہ سبا کے بطن سے مینیلک اول (Menelik I) پیدا ہوا جس کی نسل کی ایتھوپیا میں بادشاہت قائم ہوئی اور یہ بادشاہت ہیل سلاسی (Haile Sclassie) تک قائم رہی جو 1974ء میں معزول ہوا۔

اکسوم چوتھی صدی قبل مسیح میں انتہائی عروج پر تھا اور اس وقت اس میں قریباً یکصد بڑے بڑے اونچے مینار اور بادشاہوں کے بڑے بڑے محلات موجود تھے۔ روایات کے مطابق چوتھی صدی عیسوی میں ہی بادشاہ ایزانہ (Ezana) نے عیسائیت قبول کی اور اس کے بعد لمبے عرصہ تک اکسوم ایک مقدس شہر شمار ہوتا رہا۔

ملکہ سبا اور حضرت سلیمان کی ملاقات کی کہانی ایتھوپیا کی تاریخ اور کلچر کے تانے بانے کا اہم حصہ ہے جس کے تمام حصوں سے ہم یقیناً اتفاق نہیں کرتے اس ملاقات کی بہت سی روایات میں سے ایک مشہور روایت یہ ہے کہ ملکہ سبا جس کا دوسرا نام بعض روایات میں ملکہ مکیدہ (Makeda) بھی آیا ہے وہ 980 قبل مسیح یا اس کے قریب کے زمانہ میں شمالی ایتھوپیا کی حکمران تھی اور اس کا پایہ تخت اکسوم تھا۔ روایات کے مطابق وہ سورج کی پوجا کیا کرتی تھی۔ اسے کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ سلیمان بادشاہ بڑا سمجھ بوجھ والا حکمران ہے چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ اس کی عقلمندی کا اندازہ وہ خود اس سے مل کر کرے۔ چنانچہ بہت سے درباریوں کے ہمراہ اس نے یروشلم جو اس وقت سلیمان کا پایہ تخت تھا کا رخ کیا اور وہاں پہنچ کر بہت سے قیمتی تحائف بادشاہ کی خدمت میں پیش کئے۔ ملکہ سبا بادشاہ سے ملتے ہی اس کی فراست اور عقلمندی سے متاثر ہوئی۔ اس کے مذہبی عقائد کا بھی بہت اثر لیا۔ واپس اپنے ملک میں آنے کے بعد ملکہ کے ہاں ایک لڑکے نے جنم لیا جس کا نام ابن حکیم (Son of Wise) رکھا گیا۔ بڑا ہونے پر اسے سلیمان بادشاہ کے پاس بھیجا گیا۔ واپسی پر Holy Ark of the Covenant اپنے ہمراہ لایا تاکہ یہودی مذہب کو ایتھوپیا میں فروغ حاصل ہو۔ جب وہ تخت نشین ہوا تو اس کا نام مینیلک اول رکھا گیا۔ اس طرح ایتھوپیا میں اس کی حکومت قائم ہوئی اور جسے قدیم ترین دنیا کی بادشاہت کہلانے کا فخر حاصل ہوا۔ ہیل سلاسی اس نسل کے 225 ویں بادشاہ تھے۔

اکسوم سطح سمندر سے 7,800 فٹ کی بلندی پر ہے۔ پہلی صدی عیسوی میں اکسوم نے دارالحکومت کے طور پر ترقی کی منازل طے کرنا شروع کیں۔ تجارتی سامان مثل ہاتھی دانت وغیرہ بحر احمر کی بندرگاہوں کے ذریعہ دیگر ممالک کو بھیجا جاتا تھا۔ خاندان اکسوم، جو آگے چل کر اسی نام سے موسوم ہوا کا پہلا بادشاہ

باقی صفحہ 6 پر

ایتھوپیا اور اس کے شہروں کا تفصیلی نقشہ

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 34889 میں Abdul Rohim ولد Mr.Juhari Achtafkhilmi پیشہ مزدوری عمر 25 سال بیعت 1996ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-11-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت متفرق آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Abdul Rohim ولد Mr.Juhari Achtafkhilmi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Raksa ولد Ami Nursaleh انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ucin Kasyan ولد Warim Chosidin Sanusi جابر انڈونیشیا

مسل نمبر 34890 میں Mrs.Haj.Dedeh Saidah زوجہ Mr.H.Sis Suseno Tjakraddisurya پیشہ ٹیچر عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-11-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان رقبہ 100 مربع میٹر مالیتی -/47900000 روپے۔2۔ زمین برقبہ 220 مربع میٹر مالیتی -/35200000 روپے۔ 3 طلائی زیورات وزنی 100 گرام مالیتی -/7000000 روپے۔ 4۔ حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2300000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Mrs.Haj Dedeh Saidah زوجہ Mr.H.Sis Suseno Tjakraddisurya انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Osvian Mansyur وصیت نمبر 27039 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ell Syamsiah وصیت نمبر 30504

مسل نمبر 34891 میں Mrs.Suriah Sutisna بیوہ Mr.Sutisna.D پیشہ خانہ داری عمر 78 سال بیعت 1954ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-5-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زمین رقبہ 150 مربع میٹر واقع جکارتہ انڈونیشیا مالیتی -/60000000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 80 مربع میٹر واقع جکارتہ انڈونیشیا مالیتی -/40000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/431900 روپے ماہوار بصورت مرحوم خاوند کی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Mrs. Suriah Sutisna بیوہ Mr.Sutisna.D گواہ شد نمبر 1 Elly Syamsiah وصیت نمبر 30504 گواہ شد نمبر 2 Drs.Usman Jayaprawira وصیت نمبر 29917

مسل نمبر 34892 میں Mrs.Imas Kartini زوجہ Mr.Maman Karnani پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-2-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/60000 روپے۔ 2۔ دو عدد انگوٹھیاں مالیتی -/1175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (258500+250000) روپے ماہوار بصورت (متفرق آمد+جیب خرچ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Mrs.Imas Kartini زوجہ Mr.Maman Karnani انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Maman Karnani خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Djoko Pramono وصیت نمبر 26399

مسل نمبر 34893 میں اعجاز احمد چودھری ولد چودھری محمد خان پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہنز برگ جنوبی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-6-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ سکنی مکان رقبہ 1400 مربع میٹر واقع جوہنز برگ جنوبی افریقہ مالیتی -/R 300000۔2۔کاروباری سرمایہ -/R 170000۔3۔نقد رقم -/R180000۔اس وقت مجھے مبلغ -/13500 RANDS ماہوار بصورت کاروبار ومتفرق ذرائع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اعجاز احمد چودھری ولد چودھری محمد خان جوہنز برگ جنوبی افریقہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید یحییٰ ولد میاں سراج الدین احمد جنوبی افریقہ گواہ شد نمبر 2 زاہد الحق ملک ولد نصیر الحق ملک جنوبی افریقہ

مسل نمبر 34894 میں نائلہ اعجاز چودھری زوجہ اعجاز احمد چودھری پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہنز برگ جنوبی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-6-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات وزنی 28 تولے مالیتی -/R14700۔ 2۔ایک عدد ڈائمنڈ سیٹ مالیتی -/R8000۔3۔حق مہر -/R7500۔ اس وقت مجھے مبلغ -/R500 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نائلہ اعجاز چودھری زوجہ اعجاز احمد چودھری جنوبی افریقہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید یحییٰ ولد میاں سراج الدین جنوبی افریقہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد چودھری خاوند موصیہ

مسل نمبر 34895 میں نصرت بیگم زوجہ علم دین قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات وزنی 18 تولے مالیتی -/1800 یورو۔ 2۔ نقد رقم -/500 یورو۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نصرت بیگم زوجہ علم دین ہمبرگ جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال شاہد ولد بشیر احمد طاہر جرمنی گواہ شد نمبر 2 انور احمد ولد بشارت احمد جرمنی

بقیہ صفحہ 5

زیزانہ (325-350) مقرر ہوا اور اسی کے دور میں اکسوم کو زیادہ شہرت ملی۔اس کی فتوحات اور کارناموں کے نشانات پتھروں اور میناروں پر کندہ اب بھی موجود ہیں۔اسی بادشاہ نے عیسائیت قبول کی اور اس طرح عیسائیت ملک کا سرکاری مذہب قرار پایا۔

اکسوم خاندان کے دوسرے مشہور بادشاہ کا نام کلیب تھا جو 514ء تا 542ء میں حکمران رہا۔اسی نے یمن پر قبضہ کیا تھا جس کا ذکر اسلامی تاریخ میں بھی ملتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ یمن پر قبضہ اس نے رومی حکمران جسٹینین (Justinian) کے اکسانے پر کیا تھا کیونکہ روایات کے مطابق ذونواس حمیر کا یہودی حکمران عیسائیوں کو وہاں تنگ کرتا تھا۔کلیب نے ایک لاکھ سپاہیوں کے ساتھ یمن پر چڑھائی کی اور یمن فتح کر لیا۔لیکن ان کی حکومت وہاں زیادہ دیر تک نہیں رہی بلکہ جلد ہی ایرانیوں نے حملہ کر کے انہیں یمن سے نکال باہر کیا۔اکسوم خاندان کو کچھ عرصہ اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑا لیکن 1270ء میں دوبارہ اقتدار حاصل کر لیا۔بعد میں یورپ کی طاقتوں نے بھی دلچسپی لینی شروع کر دی اور ان کی آپس میں رسہ کشی ایتھوپیا میں بھی جاری رہی۔ لیکن بادشاہت کسی نہ کسی طرح قائم رہی جو 1974ء میں فوج کے ملک پر قبضہ کرنے سے ختم ہوگئی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 10 / جون 2003ء

12.10 a.m	لقاء مع العرب
1-00 a.m	چلڈرنز کارنر
1-20 a.m	مجلس سوال و جواب
2-45 a.m	کوئز
3-35 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-35 a.m	مجلس سوال و جواب
7-45 a.m	طب و صحت
8-15 a.m	تعارفی پروگرام
9-15 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	ملاقات
11-05 a.m	تلاوت
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سفر ہم نے کیا
1-05 p.m	لجنہ میگزین
1-50 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	طب و صحت
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، عالمی خبریں
5-45 p.m	لجنہ میگزین
6-30 p.m	سفر ہم نے کیا
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	ملاقات
9-00 p.m	فرانسیسی پروگرام
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب۔

بدھ 11 / جون 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	بچوں کا پروگرام
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-00 a.m	تعارف
3-55 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، ہماری تعلیم، عالمی خبریں
5-55 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-15 a.m	تقریر
9-25 a.m	مختلف پروگرام
10-00 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-30 p.m	مجلس سوال و جواب
2-30 p.m	ہماری کائنات
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	تعارف
5-05 p.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 p.m	تقریر
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-10 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 12 / جون 2003ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	گلدستہ
1-45 a.m	مجلس سوال و جواب
2-30 a.m	ہماری کائنات
3-30 a.m	خطبہ جمعہ
4-30 a.m	تعارف
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	تعارفی پروگرام
8-00 a.m	سفر ہم نے کیا
8-15 a.m	ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سندھی سروس
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
2-40 p.m	تقریر
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سفر ہم نے کیا
4-40 p.m	پیراہن
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

روشن ستارا

وہ دس جون بیاسی کی صبح درخشاں
افق پہ نمودار روشن ستارا
جو نظروں کو خیرہ کئے دے رہا تھا
کہ نور اس کا ظلمات پہ چھا رہا تھا
زمیں بھی نئی تھی نیا آسماں تھا
وہ روشن ستارا مسیح کا دلارا
کبھی مشرقی ساحروں کو پچھاڑا
کبھی پرچم دین مغرب میں گاڑا
وہ انساں تھا کام اس کے فوق البشر تھے
کہ صورت میں اس کی خدا جلوہ گر تھا
ہر اک روح سے اک تعلق تھا اس کو
ہر اک کو گماں پیار اسی سے ہے اس کو
بقا کے لئے اس نے انسانیت کی
دعاؤں میں ایک ایک لمحہ گزارا
کہ انساں کے دکھ اس کا دل چھیدتے تھے
وہ ابر کرم برسا خشکی تری پر
نہ پیاسا رہا کوئی اس کا کنارا
وہ تھا شہنشاہ عشق کی وادیوں کا
وہ احمدؑ محمدؐ کا عاشق تھا ایسا
کہ جب ذکر آتا تھا اس کا زباں پر
تو روتا تھا دل اس کا الفت کا مارا

اور آنکھیں بھی آنسو بہاتی تھیں اس کی
وہ عاشق تھا قرآن و سنت کا ایسا
کہ ہر آن ذکر ان کا رہتا زباں پر
طواف ان کا ہر پل وہ کرتا تھا ایسے
کہ کعبہ انہی کو وہ گردانتا تھا
وہ ایم ٹی اے کا مائدہ لے کے گھر گھر
وہ خود پہنچتا تھا وہ خود بانٹتا تھا
وہ سلطان تقریر و تحریر کا تھا
براہین دلائل قوی ایسے دیتا
کوئی اس کے آگے کہاں ٹھہرتا تھا
دلوں کی صفائی وہ کرتا تھا ایسے
کہ سب خار و خس نوچ کر پھینکتا تھا
سکھاتا رموز عاشقی کے وہ ایسے
کہ ہر شخص اس آگ میں جل رہا تھا
سہانا سماں تھا
کہ حسنِ ازل بھی تو جلوہ نما تھا
یہ کس نے کہا کہ وہ گھر جا چکا ہے
فضاؤں ہواؤں خلاؤں میں اس کا
رہے گا قیامت تلک نام زندہ

امۃ الرشید بدر

درخواست دعا

۞ مکرم حمید احمد صاحب گوندل پٹواری آف 99 شمالی سرگودھا کو ایک حادثہ میں سر پر شدید چوٹ لگی ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں اور مسلسل بے ہوشی کی حالت ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ محمد امین صاحب ولد سہراب صاحب خادم بیت الذکر خوشاب شہر بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم قاسم محمد ناصر صاحب صدر جماعت خوشاب شہر لکھتے ہیں کہ مکرم نذیر احمد صاحب ولد محمد امیر صاحب سابق سیکرٹری مال خوشاب شہر صاحب فراش ہیں۔ کھانا پینا چھوڑا ہوا ہے۔ صرف ڈرپس پر گزارا ہے۔ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

انڈیکس روزنامہ الفضل 2002ء

۞ روزنامہ الفضل ربوہ کے سال 2002ء کا انڈیکس محدود تعداد میں شائع ہو گیا ہے۔ اس کی قیمت 20 روپے مقرر ہے۔ خواہش مند حضرات دفتر الفضل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

والدین / سیکرٹریان واقفین نو متوجہ ہوں

۞ بچوں کو سکولوں میں موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی ہیں آپ سے گزارش ہے ان دنوں میں واقفین نو کی کلاسز کو باقاعدہ بنا کر گزشتہ کمی کو دور کرنے کی سعی فرمائیں اور واقفین نو کی تعلیم و تربیت کیلئے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکالت وقف نو)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	9-جون	زوال آفتاب	12-08
سوموار	9-جون	غروب آفتاب	7-16
منگل	10-جون	طلوع فجر	3-20
منگل	10-جون	طلوع آفتاب	5-00

☆ ساڑھے سات کھرب روپے سے زائد مالیت کا ٹیکس فری وفاقی بجٹ قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش کر دیا گیا۔

☆ وزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے وزیراعظم کے ساتھ ملاقات کی اور سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

☆ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ سیاسی نظام کو مستحکم کرنے کیلئے تمام سیاسی جماعتوں کو مشترکہ طور پر کوششیں کرنی چاہئیں۔

☆ پنجاب کی 31 تحصیلوں کے ناظمین نے سرحد کے ضلعی ناظمین سے مکمل اظہار یکجہتی کیا ہے۔

☆ پاک بحریہ کے سربراہ نے کہا ہے کہ گوادر بندرگاہ کی ترقی سے پاکستان کو جغرافیائی برتری کا موقع ملے گا۔

☆ صدر مملکت نے عدلیہ کے ریٹائرڈ ججوں کی مختلف عدالتوں اور قانونی شعبوں میں تقرریوں پر پابندی کیلئے پالیسی وضع کرنے کی ہدایت کردی ہے۔

☆ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان کے عوام کے درمیان تجدید تعلقات وقت کی اہم ضرورت ہے۔

☆ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل فضل الرحمٰن نے گورنر سرحد پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔

☆ پنجاب میں قیامت خیز گرمی سے 25۔افراد ہلاک اور متعدد بیہوش ہوگئے۔

☆ عراق کے دارالحکومت بغداد میں امریکی فوجیوں پر چھاپہ مار حملے جاری ہیں۔

☆ اسرائیلی فوج نے تلکرم اور غزہ کے علاقے میں کارروائی کے دوران مزید 4 فلسطینیوں کو جاں بحق کر دیا ہے۔

☆ چیچنیا میں 3 منزلہ عمارت گرنے سے 11 افراد ہلاک ہوگئے۔

☆ امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے ایٹمی ہتھیاروں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

☆ امریکی اٹارنی جنرل نے کانگریس سے کہا ہے کہ امریکہ میں دہشت گردی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا انسداد دہشت گردی قانون کے دائرہ کار کو وسیع کریں۔

☆ اسرائیل نے کہا ہے کہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے آئندہ چند روز میں غیر منظور شدہ فوجی چوکیوں کو ختم کرنا شروع کردیا جائے گا۔

☆ افغانستان کی تعمیر نو کے بارے میں سابق سوویت ریاست کرغزستان میں اگلے ہفتے ایک اجلاس ہو رہا ہے جس میں پاکستان، ترکی اور ایران سمیت 10 ممالک شرکت کرینگے۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اقصیٰ فیبرکس
Fix Price
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں
کراچی کی لون الکرم، لون گل احمد، لون فردوس ... تمام ریشمی اور سوتی کپڑے اعلیٰ کوالٹی ارزاں نرخوں پر حاصل کریں۔

فریزر، فراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپیئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29